

سانحہ لال مسجد ہر دل اُداس، ہر آنکھم

شہنشاہِ معظم نے فرمان جاری کیا:

"لال مسجد والے باہر آجائیں، ورنہ سب مارے جائیں گے۔"

۹ ارجوں لاٹی کی شب وفاق المدارس کے معزز علماء اور حکومتی وزراء لال مسجد کے "ٹاکنگ پوائنٹ" پر کھڑے غازی عبدالرشید سے مذاکرات کر رہے تھے۔ مذاکرات کامیاب ہوئے۔ غازی اور مذاکراتی ٹیم کے اتفاق سے معاهدے کی عبارت تحریر ہوئی۔ علماء نے سکھ کامانس لیا کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ حتیٰ منظوری کے لیے تحریری معاهدہ ایوان صدر سے ہو کر واپس آیا تو سب کچھ بدلا ہوا تھا۔ جسے غازی نے ماننے سے انکار کر دیا کہ

سنا ہے اکبر نے اہل غیرت سے یہی

جینا ذلت سے تو مرتنا بہتر ہے

علماء ما یوس ہو کر واپس لوٹ گئے بلکہ انھیں واپس بھیج دیا گیا۔ اور پھر.....

"آپریشن سائیلنس" شروع ہو گیا۔ معصوم بچے اور بچیاں، جوانان گلگلوں قباء ایک ایک کر کے جام شہادت نوش کرتے گئے اور خونی قبازیب تن کرتے رہے۔ معصوم بیٹیاں، جن کے چہروں کو کسی نامحرم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کے سیاہ بر قع خون سے سرخ ہو کر گفن ہو گئے۔ انھوں نے جان دے دی مگر بے پرده نہ ہو سیں:

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکنا ہے

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

عوام پوچھتے ہیں:

جب مذاکراتی ٹیم نے پرانی حل نکال لیا تھا تو اسے کس نے سبوتا ڈیکھا۔ غازی کو محفوظ راستے دے دیا جاتا تو وہ پھر بھی حکومت کی گمراہی میں رہتے۔ حکمرانوں کا الزام تھا کہ اندر دہشت گرد ہیں، غیر ملکی جنگجو ہیں، بھارتی اسلحہ کے ذخیرہ ہیں، خودکش بمبار ہیں، بارہ خودکش بیلش ہیں، لیکن..... آپریشن مکمل ہوا تو کچھ بھی نہ ملا۔

پھر اسلحہ لا کر سجا گیا اور میڈیا کے نمائندوں کو بلا کر دکھایا گیا

اعجاز الحق نے کہا کہ بھارتی ایجنسیوں نے غلط روپ روشن دیں۔

پھر دلائشوں کو غیر ملکی قرار دے کر ان کی تصویریں اخبارات میں شائع کرائیں، ان کے والدین روتے سکتے

اور بلبلاتے ہوئے اسلام آباد پر چک کر یہ تو ہمارے پیارے اور دلارے ہیں:

اک شہنشاہ نے "طاقت" کا سہارا لے کر

ہم غربیوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق

وزارت داخلہ نے کہا کہ کوئی غیر ملکی نہیں ملا۔

وزارت خارجہ نے کہا کہ آپریشن کسی غیر ملکی دہاو پر نہیں کیا۔

اُسی روز امریکی صدر بیش نے اپنے ہفتہوار ریڈ یو خاطب میں کہا:

"لال مسجد آپریشن امریکی مہم کا حصہ ہے"

عوام نوحہ کنان ہیں، پوری قوم اشکبار ہے

سفاق بش کے حکم پر

لال مسجد میں خون بھایا گیا

بے گناہوں کی لاشوں کو ترپایا گیا

کتنی ماڈوں کے دلوں کو دکھایا گیا!

اے وطن کے روشن خیالو!

لال مسجد کو لالم نے کیا

سب اصولوں کو پامال تم نے کیا

سب دلوں کو پُر ملال تم نے کیا

لال مسجد تو فتح ہو گئی، لال قلعہ کون فتح کرے گا؟

ایک نسخی بچی نے اپنے وصیت نامے میں لکھا:

"میری کتابوں اور میرے سامان کو میرے آبی اور امی کے سوا کوئی ہاتھ نہ لگائے"

یہاں مخصوص و بے بس کی، ظالموں کے ظلم کے خلاف آخری صدائے احتجاج تھی۔

افواج پاکستان اور عوام کے درمیاں نفرت کی دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ ملک خانہ جنگی کی حالت میں ہے۔

فوج اور پولیس پر حملہ ہو رہے ہیں، فوج اور پولیس جملہ آوروں کو مار رہی ہے۔ امریکہ ہمارے سرحدی علاقوں پر حملہ کی

دھمکیاں دے رہا ہے۔ وہ پہلے بھی حملے کر چکا ہے۔ وہاب بھی حملے کرے گا۔ پھر کیا ہو گا؟

میرے پاک وطن کا کیا ہو گا؟

علامہ عبدالرشید غازی شہید ہو چکے، وہ اپنے خاندان کی قربانی بھی دے چکے۔ ان کا جرم تو صرف یہی تھا کہ:

ملک اسلام کے نام پر بنا

ملک میں شریعت نافذ کرو
غاشی کے اڈے بن دکرو

لیکن انھیں اس جرم پر بہت سخت سزا دی گئی۔ صرف انھیں نہیں بلکہ ان کے پورے خاندان کو، جامعہ خصہ کی معصوم، باحیا اور باپرده بیٹیوں کو اور جامعہ فریدیہ کے پیارے بیٹوں کو اب کہ..... جامعہ خصہ کی زخمی زخمی عبارت زمیں بوس ہو چکی ہے۔ اس کا ملبہ بھی اٹھالیا گیا ہے۔ شہید بیٹیاں اور بیٹیے اجتماعی قبروں میں ابدی زندگی سے لطف انداز ہو رہے ہیں۔ قرآن پاک کے سینکڑوں نفحے گندے نالے میں گرے پڑے ہیں۔ بیٹیوں اور بیٹوں کے کٹھے ہوئے اعضاء بھی اسی نالے میں خاموش فریادی ہیں۔

خوش رہواں وطن، ہم تو سفر کرتے ہیں
ہمیں ناجی قتل کیا گیا

ہمارے ہی ہم طنوں، مسلمان بھائیوں نے
بارود کی بارش کی، گولیوں کی بوچھاڑ کی
امپورٹڈ امریکی کیمیکل بم برسائے
بھوں نے آگ لگائی، شعلے بھڑکائے
اور ہم جل کر راکھ ہو گئے
دارِ فنا سے دارِ رقا کی طرف کوچ کر گئے
اور حیاتِ جاوداں پا گئے
جامعہ خصہ تو نیست و نابود ہو گیا
لیکن یاد رکھو!

دین نہیں مٹے گا، دین زندہ رہے گا اور ہمیشہ زندہ رہے گا
لال مسجد میں نئے خطیب کی تقریری ہو چکی ہے۔ کیا ملک میں امن قائم ہو گیا؟ کیا ملکی سلامتی اور ملکی اثاثے
محفوظ ہو گئے؟ کیا عام شہری دہشت گردی سے محفوظ ہو گیا ہے؟ لال مسجد تو تاریخ میں امر ہو گئی ہے۔ عفت آب شہید بیٹیاں
اور بیٹیے ہمیشہ یاد رہیں گے۔ انھیں کبھی نہیں بھلا کیا جائے گا۔ شہید غازی کی قبر سے خوبصورتی ہے:
بات کرنے کی ادا ہوتی ہے
نکہت گل بھی صدا ہوتی ہے

شہید غازی کہہ رہے ہیں کہ.....
اک ذرا صبر کہ فریاد کے دن تھوڑے ہیں
لیکن اب ظلم کی میعاد کے دن تھوڑے ہیں